رسالہ نمبر: 37

بریلی سے مدینہ

- مُفتیِ اعظم ہند بریلی سے مدینہ 5
- پھانسی گھر سے اپنے گھر تک 7
- مُشکِل کُشا کا دیدار 8
- مزدور شہزادہ 15
- بابرکت چونّی 10
- قید سے چھوٹ تو گئے......! 11
- بارش برسنے لگی 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر بہ نیَّتِ ثواب یہ رِسالہ (20صَفحات) پورا پڑھ کر اپنی دنیا وآخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بِن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عَرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقت دُرُود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔ (تِرمِذی ج۴ص۲۰۷ حدیث۲۴۶۵ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ اُن دِنوں کی بات ہے جب میں بابُ المدینہ کراچی کے علاقہ کھارادر میں واقِع حضرت سیِّدُنا محمد شاہ دولہا بخاری سبزواری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البارِی کے مزار شریف سے مُلحَقہ حیدَری مسجد میں تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیِ اعظم ہند حضرتِ مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا مُتبَرَّک عمامہ شریف سر پر سجا کر نمازِ فَجر پڑھایا کرتا

تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ولیٔ کامِل کا عِمامہ شریف بارہا میرے ہاتھوں اور سر سے مَس ہوا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے ہاتھوں اور سر کو جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ اور جب ہاتھوں اور سر کو نہ چھوئے گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارا ہی بدن محفوظ رہے گا۔ دراصل بات یہ ہے کہ مُتَذَکَّرہ حیدری مسجِد میں اعلیٰ حضرت، عظیمُ البرکت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین و ملّت، عالمِ شریعت، واقِفِ اَسرارِ حقیقت، پیرِ طریقت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن کے خلیفہ مجاز مَدّاحُ الحبیب، صاحِبِ قبالۂ بخشش حضرتِ مولانا جمیلُ الرّحمٰن قادِری رضوی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی کے فرزندِ اَرْجُمند حضرتِ علاّمہ مولانا حمیدُ الرّحمٰن قادِری رضوی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی امامت فرماتے تھے۔ چُونکہ مسجِد سے آپ کا دولت خانہ تقریباً چھ سات کلومیٹر دُور تھا لہٰذا فجر کی امامت کی مجھے سعادت ملتی تھی اور اُن کا حُضُور مفتیٔ اعظم ہند رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ والا عمامہ شریف مجھے نصیب ہو جاتا، جس سے میں بَرَکتیں حاصِل کیا کرتا۔ ایک بار حضرتِ مولانا حَمیدُ الرّحمٰن عَلَیہِ رَحمۃُ المَنّان نے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: میں اُن دِنوں چھوٹا بچّہ تھا اور مجھے اچھّی طرح یاد ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مجھ سے بھی اور ہر بچّے سے ''آپ'' کہہ کر ہی گفتگو فرماتے تھے، ڈانٹنا، جھاڑنا اور تُو تُکار آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے مزاجِ مُبارک میں نہ تھا، ایک جُمعرات کو میں بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے کاشانۂ رَحمت پر حاضِر تھا کہ کوئی صاحِب ملنے آئے اور وہ وَقت عام مُلاقات کا نہیں تھا لیکن وہ ملنے پر مُصِر تھے۔ چُنانچہ میں

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے خاص کمرے میں پیغام دینے چلا گیا مگر کمرے میں تو کُجا پورے مکان میں اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کہیں نظر نہیں آئے۔

ہم حیران تھے کہ آخر کہاں گئے، اِسی شَش و پنج میں سب کھڑے تھے کہ اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اچانک اپنے کمرۂ خاص سے برآمد ہوئے، سب حیران رہ گئے اور پوچھنے لگے کہ جب ہم نے تلاش کیا تو آپ کہیں نظر نہ آئے مگر پھر آپ اپنے ہی کمرے سے باہَر تشریف لائے اس میں کیا راز ہے؟ لوگوں کے پَیہم اِصرار پر ارشاد فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ہر جُمعرات کو اِس وَقْت اپنے اسی کمرے یعنی بریلی سے مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْماً حاضِری دیتا ہوں۔'' **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حرم ہے اُسے ساحتِ ہر دوعالم!
جو دل ہوچکا ہے شکارِ مدینہ (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قُطبِ مدینہ کی گواہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ زبردست عاشِقِ رسول تھے۔ ان پر آقائے مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خُصُوصی کرم تھا۔ بریلی شریف سے مدینہ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْماً کی حاضِری کا ایک اور ایمان افروز واقِعہ مُلاحظہ ہو۔ چُنانچہ ساکِنِ

فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

مدینہ الحاج محمد عارِف ضِیائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار حُضور قُطبِ مدینہ سیِّدی و مُرشِدی و مولائی ضِیاءُ الدِّین احمد قادِری رضوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: یہ اُن دنوں کی بات ہے جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ بقیدِ حیات تھے، میں ایک بار سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزار فائضُ الانوار پر حاضر ہوا۔ صلوٰۃ وسلام عَرض کرنے کے بعد ''بابُ السّلام'' پہنچا، وہاں سے اچانک میری نظر سُنہری جالیوں کی طرف چلی گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ شَہَنشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُواجَھہ شریف کے سامنے دَست بَستہ حاضر ہیں۔ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ مدینۂ طیبّہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً حاضِر ہوئے ہیں اور مجھے معلوم تک نہیں۔ چُنانچہ میں وہاں سے مُواجَھہ شریف پر حاضِر ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ مجھے نظر نہیں آئے، میں وہاں سے پھر ''بابُ السّلام'' کی طرف آیا اور جب سُنہری جالیوں کی طرف دیکھا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ مُواجَھہ شریف میں حاضِر تھے، لہٰذا میں پھر سُنہری جالیوں کے رُوبرو حاضِر ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ غائب تھے۔ تیسری بار بھی اِسی طرح ہوا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ محبوب و مُحِب کا مُعاملہ ہے، مجھے اِس میں مُخِل نہیں ہونا چاہیے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے مُرشِدِ کریم قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کی

بھی گواہی حاصل ہوگئی کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ باطِنی طور پر مدینۃُ المُرشِد بریلی شریف سے مدینۃُ الرّسُول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم حاضِر ہوئے تھے۔

غمِ مُصطفٰے جس کے سینے میں ہے گو کہیں بھی رہے وہ مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مفتئ اعظم ہِند بریلی سے مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا؟ سُنّیوں کے امام اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ پر ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کس قدر مہربان تھے کہ بِغیر کسی ظاہِری سُواری کے بریلی شریف سے مدینۂ مُنوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا بُلا لیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے شہزادے پر بھی کچھ کم کرم نہیں تھا۔ چُنانچِہ تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضُور مُفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطَفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے ایک مُریدو ذِمّہ دارِ دعوتِ اسلامی نے مجھے تاجپور شریف (ناگپور، ہند) سے ایک مکتوب کی فوٹو کاپی اِرسال کی اُس میں ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کی کچھ اِس طرح کی تحریر بھی تھی: ۱۴۰۹ھ میں میرے والِدَین، بڑے بھائی جان اور بھابی صاحِبہ کو حج کی سعادت نصیب ہوئی، ان حضرات نے مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا میں دو بے حد ایمان افروز مَناظِر ملاحظہ کئے: {۱} والدِ محترم نے روضۂ انور کے قریب یہ رُوح پرور منظر دیکھا کہ سرکارِ مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطَفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حسبِ معمول سرِ اقدس پر عمامہ شریف کا تاج سجائے، چاند سا چہرہ چمکاتے اپنے مخصوص مَدَنی قافِلے کے ہمراہ تشریف فرما ہیں! بڑی حَیرانی ہوئی کہ

حُضور مفتیِ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو وِصال کیے ہوئے تقریباً آٹھ سال گزر چکے ہیں یہاں کیسے جلوہ نُمائی فرما رہے ہیں! حیرت و مَسَرَّت کے ملے جُلے جذبات کے ساتھ اپنے بڑے بیٹے (یعنی میرے بڑے بھائی) کو یہ خبر دینے ڈھونڈنے نکلے، جب بڑے بیٹے سے ملاقات ہوئی تو پتا چلا وہ بھی والِد صاحب کو ڈھونڈ رہے تھے، کیونکہ اُنہوں نے بھی یہ منظر دیکھ لیا تھا، چُنانچہ اب دونوں دوبارہ اُسی مَقام پر آئے تو سرکارِ مفتیِ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مع مَدَنی قافِلہ تشریف لے جاچکے تھے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آقا کے قدموں میں موت

{۲} دوسرا قابلِ صدرشک منظر یہ دیکھا کہ ایک دراز قد، تنُومَند نوجوان سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آستانِ عرش نشان پر حاضِر تھا اور قَدَمین شریفین میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگ رہا تھا کہ یکا یک گرا اور سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر نثار ہوگیا! والِد صاحِب نے بتایا کہ لوگوں کی بھیڑ لگ گئی، مُختلفُ اللِّسان مسلمان اپنی اپنی زَبان میں اُس خوش نصیب نوجوان کی ایمان افروز موت پر رشک کررہے تھے۔ آہ کاش! ؎

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مِرا
میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پھانسی گھر سے اپنے گھر تک

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایک مُرید امجد علی خان قادِری رضوی شکار کے لیے گئے۔ اُنہوں نے جب شکار پر گولی چلائی تو نِشانہ خطا ہو گیا اور گولی کسی راہگیر کو لگی جس سے وہ ہلاک ہو گیا، پولیس نے گرفتار کرلیا، کورٹ میں قتل ثابت ہو گیا اور پھانسی کی سزا سنادی گئی۔ عزیز و اَقرِبا تاریخ سے پہلے روتے ہوئے مُلاقات کے لیے پہنچے تو امجد علی صاحِب کہنے لگے: آپ سب مُطمئن رہئے مجھے پھانسی نہیں ہوسکتی کیونکہ میرے پیرو مرشد سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں آکر مجھے یہ بِشارت دے دی ہے: ''ہم نے آپ کو چھوڑ دیا۔'' رو دھو کر لوگ چلے گئے۔ پھانسی کی تاریخ والے روز مامتا کی ماری ماں روتی ہوئی اپنے لال کا آخِری دیدار کرنے پہنچی۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ اپنے مرشِد پر اِعتِقاد ہو تو ایسا! ماں کی خدمت میں بھی بڑے اِعتماد سے عرض کردی: ''ماں آپ رَنجیدہ نہ ہوں، گھر جائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کا ناشتا میں گھر آکر ہی کروں گا۔'' والِدہ کے جانے کے بعد امجد علی کو پھانسی کے تختے پر لایا گیا، گلے میں پھندا ڈالنے سے پہلے حسبِ دستور جب آخِری آرزو پوچھی گئی تو کہنے لگے: ''کیا کرو گے پوچھ کر؟ ابھی میرا وَقت نہیں آیا۔'' وہ لوگ سمجھے کہ موت کی دَہشت سے دِماغ فَیل ہو گیا ہے! چُنانچہ پھانسی گَر نے پھندا گلے میں پہنا دیا کہ تار آگیا: مَلِکہ وِکٹوریہ کی تاجپوشی کی خوشی میں اتنے قاتِل اور اِتنے قَیدی چھوڑ دیئے جائیں۔ فوراً پھانسی کا پھندا نکال کر ان کو تختے سے اُتار کر رِہا کر دیا گیا۔ اُدھر گھر پر کُہرام مچا ہوا تھا اور لاش لانے کا اِنتظام ہو رہا تھا کہ اَمجد علی قادِری رضوی صاحب پھانسی

گھر سے سیدھے اپنے گھر آ پہنچے اور کہنے لگے: ناشتا لائیے! میں نے کہہ جو دیا تھا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناشتا گھر آ کر کروں گا۔ (تجلّیاتِ امام احمد رضا ص ۱۰۰ بِتَصَرُّفٍ، برکاتی پبلشرز بابُ المدینہ کراچی) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آہیں دلِ اَسیر سے لب تک نہ آئی تھیں

اورآپ دوڑے آئے گرفتار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُشکل کُشا کا دیدار

بعض اِسلامی بھائیوں کو بابُ المدینہ کراچی کے ایک **مُعَمَّر** کاتِب عبدالْمَاجِد بن عبدالمالک پیلی بھیتی نے یہ ایمان افروز واقِعہ سُنایا: میری عُمر اُس وَقت تیرہ برس تھی، میری سُوتیلی والِدہ کا ذِہنی توازُن خراب ہوگیا تھا، اُن کو زَنجیروں میں جکڑ کر چھت پر رکھا جاتا تھا، بَہُت علاج کروایا مگر اِفاقہ نہ ہوا۔ کسی کے مشورہ پر میں اور میرے والِد صاحِب والِدہ کو زنجیروں میں جکڑ کر جُوں تُوں پیلی بھیت سے **بریلی شریف** لائے، والِدۂ محترمہ مسلسل گالیاں بکے جارہی تھیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو دیکھتے ہی گرج کر کہا: تم کون ہو؟ یہاں کیوں آئے ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِنتہائی نرمی سے فرمایا: محترمہ! آپ کی بہتری کے لیے حاضِر ہوا ہوں۔ والِدہ بدستور گرج کر بولیں۔ بڑے آئے بہتری کرنے والے! جو چاہتی ہوں وہ بہتری کردو گے؟ فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ والِدہ نے کہا:

''مولا علی مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم کا دیدار کروادو!'' یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے شانۂ مبارک سے چادر شریف اُتار کر اپنے چہرۂ مُبارک پر ڈالی اور معاً (یعنی فوراً) ہٹالی۔ اب ہماری نظروں کے سامنے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نہیں بلکہ مولا علی مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم اپنا چہرہ چمکاتے کھڑے تھے۔ ہماری بوڑھی والدہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ جلووں میں گم تھیں، میں نے اور والِدِ محترم نے بھی خُوب جی بھر کر جاگتی آنکھوں سے مولا علی مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم کی زیارت کی۔ پھر مولا علی مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم نے اپنی چادر مُبارک اپنے چہرے پر ڈال کر ہٹائی تو اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ہمارے سامنے مُتَبَسِّم (یعنی مُسکراتے) کھڑے تھے۔ پھر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک شیشی میں دوا عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: دو خُوراک دوا ہے، ایک خُوراک مریضہ کو دینا اگر ضَرورت محسوس نہ ہو تو دوسری خُوراک ہرگز مت دینا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری والِدہ صِرْف ایک خُوراک (یعنی Dose) میں تندرُست ہوگئیں جب تک زندہ رہیں کوئی دِماغی خرابی نہ ہوئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گُتھی اِک تری سیدھی نظر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بابَرَکت چوَنّی

ایک بار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو حاجیوں کے استقبال کے لیے بندرگاہ جانا تھا، طے شُدہ سُواری کو آنے میں تاخیر ہوگئی تو ایک اِرادت مند غُلام نبی مستری بِغیر پوچھے تانگہ لینے چلے گئے۔ جب تانگہ لے کر پلٹے تو دُور سے دیکھا کہ سُواری آچکی ہے لہٰذا تانگے والے کو چوَنّی (ایک روپے کا چوتھائی حصّہ) دے کر رخصت کیا۔ اِس واقعہ کا کسی کو علم نہیں تھا۔ چار۴ روز کے بعد مستری صاحِب بارگاہِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں حاضِر ہوئے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے انہیں ایک چوَنّی عطا فرمائی۔ پوچھا: کیسی ہے؟ فرمایا: اُس روز تانگے والے کو آپ نے دی تھی۔ مستری صاحِب حیران ہوگئے کہ میں نے کسی سے اِس بات کا مُطلَق تذکِرہ نہیں کیا پھر بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو معلوم ہوگیا۔ اِنہیں اِس طرح سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کر حاضِرین نے کہا: میاں بابَرَکت چوَنّی کیوں چھوڑتے ہو! تبرُّک کے طور پر رکھ لو۔ اُنہوں نے رکھ لی۔ جب تک وہ بابَرَکت چوَنّی ان کے پاس رہی کبھی پیسوں میں کمی نہ ہوئی۔ (مُلَخَّص از حیاتِ اعلٰی حضرت ج۳ ص۲۶۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) **اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

ہاتھ اُٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم!
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قید سے چھوٹ تو گئے۔۔۔۔!

ایک بُڑھیا جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی مُریدَنی تھیں۔ ان کے شوہر پر قَتْل کا مُقدَّمہ دائر ہو کر سزا کا حُکْم ہو گیا تھا کہ پانچ ہزار جُرمانہ اور بارہ سال قید۔ اس کی اپیل کی گئی۔ جب سے اپیل ہوئی تھی ان کا بیان ہے کہ میں روزانہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوا کرتی تھی۔ فیصلے کی تاریخ سے چند روز قبل بڑی بی پردے میں لپٹی ہوئی بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ میں فریاد لے کر حاضِر ہوئیں۔ فرمایا: کثرت سے حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھیے۔ وہ چلی گئیں۔ درمیان میں کئی بار حاضِر ہوئیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ وُہی فرمادیا کرتے۔ یہاں تک کہ فیصلے کی تاریخ آ گئی۔ حاضِر ہو کر عرض کی: حُضُور! آج فیصلہ ہونا ہے۔ فرمایا: ''وُہی پڑھیے۔'' بڑی بی وُہی پُرانا جواب سُن کر کچھ خَفا سی ہوگئیں اور یہ بُڑبڑاتے ہوئے چل دیں کہ جب اپنا پیر ہی نہیں سنتا تو دوسرا کون سُنے گا! جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ کیفیَّت دیکھی تو فوراً آواز دے کر بڑی بی کو بُلا لیا اور فرمایا: پان کھالیجئے، بڑی بی نے عَرض کی: میرے منہ میں پان موجود ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِصرار کیا لیکن وہ کچھ ناراض سی تھیں۔ پھر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے دستِ مُبارَک سے پان بڑھاتے ہوئے فرمایا: **چھوٹ تو گئے** اب تو پان کھالیجئے! اب بڑی بی نے خوش ہو کر پان کھالیا اور گھر کی طرف چل دِیں۔ جب گھر کے قریب پہنچیں تو بچّے دَوڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے: آپ کہاں تھیں؟ تار والا ڈھونڈتا پھر رہا ہے، خوشی میں گھر گئیں تار لیا اور پڑھوایا تو معلوم ہوا شوہر صاحِب بَری ہوگئے ہیں۔ (حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۳ص ۲۰۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی**

اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمنّا ہے فرمایئے روزِ مَحشر

یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیمارِ بخت بیدار

سیِّد قناعت علی شاہ صاحِب کمزور دل کے تھے۔ ایک بار کسی مریض کے خطرناک آپریشن کی تفصیل سُن کر صدمے سے بے ہوش ہوگئے، لاکھ جتن کیے گئے لیکن ہوش نہ آیا۔ اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی خدمت میں درخواست پیش کی گئی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سیِّدزادے کے سِرہانے تشریف لائے۔ **نہایت ہی شفقت کے ساتھ ان کا سر اپنی گود میں لیا اور اپنا مُبارک رومال ان کے چہرے پر ڈالا کہ فوراً ہوش آگیا اور آنکھیں کھول** دیں۔ زمانے کے ولی کی گود میں اپنا سر دیکھ کر جھوم گئے تعظیم کی خاطر اُٹھنا چاہا مگر کمزوری کے سبب نہ اُٹھ سکے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سرِ بالیں انہیں رَحمت کی ادا لائی ہے

حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل کی بات جان لی

مدینۃُ المرشِد بریلی شریف میں ایک صاحِب تھے جو بزُرگانِ دین کو اَہَمِّیَّت نہ دیتے تھے اور پیری مُریدی کو پیٹ کا ڈھکوسلا کہتے تھے۔ ان کے خاندان کے کچھ افراد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سے بیعت تھے۔ وہ لوگ ایک دن کسی طرح سے بہلا پُھسلا کر اِن کو اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی زِیارت کے لیے لے چلے۔ راستے میں ایک حلوائی کی دُکان پر گرم گرم اَمِرتیاں (ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مُشابہ ہوتی ہے) تلی جارہی تھیں، دیکھ کر اِن صاحِب کے منہ میں پانی آ گیا۔ کہنے لگے: ''یہ کِھلاؤ تو چلوں گا۔'' ان حضرات نے کہا کہ واپَسی میں کھلائیں گے پہلے چلو۔ بَہَر حال سب لوگ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوگئے۔ اِتنے میں ایک صاحِب گرم گرم اَمِرتیوں کی ٹوکری لے کر حاضِر ہوئے، فاتحہ کے بعد سب کو تقسیم ہوئیں۔ دربارِ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا قاعِدہ تھا کہ ساداتِ کرام اور داڑھی والوں کو دُگنا حصّہ ملتا تھا، چُونکہ ان صاحِب کی داڑھی نہیں تھی لہٰذا ان کو ایک ہی اَمِرتی ملی۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ ان کو دو دیجئے۔ تقسیم کرنے والے نے عَرض کی: حُضور! ان کے داڑھی نہیں ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مسکرا کر فرمایا: ''اِن کا دل چاہ رہا ہے، ایک اور دیجئے۔'' یہ کرامت دیکھ کر وہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مُرید ہوگئے۔ اور بزُرگانِ دین کی تعظیم کرنے لگے۔ (تجلّیاتِ امام احمد رضا ص ۱۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دل کی جو بات جان لے روشن ضمیر ہے
اُس حضرتِ رضا کو ہمارا سلام ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارِش برسنے لگی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں ایک نُجُومی حاضر ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُس سے فرمایا: کہئے، آپ کے حساب سے بارِش کب آنی چاہیے؟ اس نے زائچہ بنا کر کہا: ''اس ماہ میں پانی نہیں آیندہ ماہ میں ہوگی۔'' اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر بات پر قادِر ہے وہ چاہے تو آج ہی بارِش برسا دے۔ آپ سِتاروں کو دیکھ رہے ہیں اور میں ستاروں کے ساتھ ساتھ سِتارے بنانے والے کی قدرت کو بھی دیکھ رہا ہوں۔ دیوار پر گھڑی لگی ہوئی تھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے نُجُومی سے فرمایا: کتنے بجے ہیں؟ عَرْض کی: سوا گیارہ۔ فرمایا: بارہ بجنے میں کتنی دیر ہے؟ عرض کی: پون گھنٹہ۔ فرمایا: پون گھنٹے سے قبل بارہ بج سکتے ہیں یا نہیں؟ عَرْض کی: نہیں، یہ سُن کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اُٹھے اور گھڑی کی سُوئی گھما دی، فوراً ٹن ٹن بارہ بجنے لگے۔ نُجُومی سے فرمایا: آپ تو کہتے تھے کہ پَون گھنٹے سے قبل بارہ بج ہی نہیں سکتے۔ تو اب کیسے بج گئے؟ عَرض کی: آپ نے سُوئی گھما دی ورنہ اپنی رفتار سے تو پون گھنٹے کے بعد ہی بارہ بجتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ قادِرِ مُطْلَق ہے کہ جس سِتارے کو جس وَقت چاہے جہاں چاہے پہنچا دے۔ آپ آیندہ ماہ بارِش ہونے کا کہہ رہے ہیں اور میرا رب

عَزَّوَجَلَّ چاہے تو آج اور ابھی بارِش ہونے لگے۔ زبانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ سے اِتنا نکلنا تھا کہ چاروں طرف سے گھنگھور گھٹا چھا گئی اور جھوم جھوم کر بارِش برسنے لگی۔(انوارِ رضا، ص ۳۷۵ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

موت نزدیک گناہوں کی تہیں مَیل کے خَول
آ برس جا کہ نہا دھو لے یہ پیاسا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مزدور شہزادہ

مدینۃُ المرشِد بریلی شریف کے کسی مَحَلّے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مَدْعُو تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لیے پالکی کا اِہتمام کیا۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ سُوار ہوگئے اور چار مزدور پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یکایک امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے پالکی میں سے آواز دی: ''پالکی روک دیجئے'' پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فوراً باہَر تشریف لائے اور بَھرّائی ہوئی آواز میں مزدوروں سے فرمایا: سچ سچ بتایئے آپ میں سیِّد زادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذَوقِ ایمان سرورِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خوشبو محسوس کر رہا ہے، ایک مزدور نے آگے بڑھ کر عَرْض کی: حُضور! میں سیِّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مُکمل بھی نہ ہونے

پائی تھی کہ عالَمِ اسلام کے مُقتَدَر پیشوا اور اپنے وَقت کے عظیم مجدِّد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے اپنا عِمامہ شریف اُس سیِّد زادے کے قدموں میں رکھ دیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتجا کر رہے ہیں: مُعَزَّز شہزادے! میری گستاخی مُعاف کر دیجئے، بے خیالی میں مجھ سے بھول ہوگئی، ہائے غضب ہو گیا! جن کی نَعلِ پاک میرے سر کا تاجِ عزّت ہے، اُن (یعنی شہزادے) کے کاندھے پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قِیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دَوشِ نازنین اِس لیے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وَقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عِشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہوگی۔ کئی بار زَبان سے مُعاف کر دینے کا اقرار کروا لینے کے بعد امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے آخری اِلتجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشُعوری میں ہونے والی خطا کا کَفّارہ جبھی ادا ہوگا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو کاندھا دوں گا۔ اس اِلتجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہوگئیں۔ ہزار انکار کے بعد آخر کار مزدور شہزادے کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ منظر کس قَدَر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ الْقَدْر امام مزدوروں میں شامِل ہو کر اپنی خداداد علمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز خوشنودیٔ محبوب صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خاطر ایک گُمنام مزدور شہزادے کے قدموں پر نثار کر رہا ہے!

(انوارِ رضا ص ۴۱۵) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا

تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُنیوی علوم میں مَہارت کی نادِر حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کی اُلفتِ آلِ رسول کی یہ حالت ہو اس کے عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کون اندازہ کرسکتا ہے! **امامِ اہلسنّت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جہاں ایک عاشقِ رسول اور باکرامت ولی تھے وَہیں ایک زبردست عالمِ دین بھی تھے، کم و بیش پچاس عُلُوم پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو کامِل دسترس (یعنی مَہارت) حاصِل تھی۔ دِینی عُلُوم کی بَرَکت سے دُنیوی عُلُوم خود آگے بڑھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے قدم چومتے تھے۔ اس ضِمن میں ایک حیرت انگیز واقِعہ پڑھئے اور جُھومئے۔ چُنانچِہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضِیاءُ الدّین نے یورپ میں تعلیم حاصِل کی تھی اور بَرِّصغیر کے صفِ اوّل کے رِیاضی دانوں میں سے ایک تھے۔ اِتّفاق سے رِیاضی کے ایک مسئلے میں اِن کو مشکِل پیش آئی، بہتیرا سر کھپایا مگر حل سمجھ میں نہ آیا۔ چُنانچِہ جرمنی جا کر اس مسئلے کو حل کرنے کا قَصد کیا۔ حضرتِ علامہ سیِّد سُلیمان اشرف صاحب قادِری رِضوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اس دَور میں یونیورسٹی کے شُعبۂ دِینیات کے ناظِم تھے۔ اُنہوں نے ڈاکٹر صاحِب کو مشورہ دیا بلکہ اِصرار کیا کہ آپ جرمنی جانے کی تکلیف اُٹھانے کے بجائے یہاں سے چند گھنٹے کا سفر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کر کے بریلی شریف چل کر اِمامِ اہلسنّت حضرتِ مولانا امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سے اپنا مسئلہ حل کروالیجئے۔ ڈاکٹر صاحِب نے حیرت سے کہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں! کیا یہ ریاضی کا مسئلہ کوئی ایسا مولانا بھی حل کرسکتا ہے جس نے کبھی کالج کا منہ تک نہ دیکھا ہو، نابابا! بریلی شریف جا کر اپنا وَقت ضائع نہیں کرسکتا۔ مگر سیِّد سُلیمان شاہ صاحِب رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے پَیہم اِصرار پر وہ ان کے ساتھ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف حاضِر ہوگئے۔ امام اہلسنّت رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کی طبیعت ناساز تھی لہٰذا ڈاکٹر صاحِب نے عَرض کی: مولانا! میرا مسئلہ بے حد پیچیدہ ہے، ایک دم دریافت کرنے جیسا نہیں، ذرا اطمینان کی صورت ہو تو عَرض کروں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: آپ بیان کیجئے۔ ڈاکٹر صاحِب نے مسئلہ پیش کیا امامِ اہلسنّت رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرما دیا، جواب سُن کر ڈاکٹر صاحِب سکتے میں آگئے اور بے اختیار بول اُٹھے کہ آج تک عِلمِ لَدُنّی (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست ملنے والے علم) کا سنتے تو تھے مگر آج آنکھوں سے دیکھ لیا۔ میں تو اِس مسئلے کے حل کے لیے جرمنی جانے کا عَزْم بِالْجَزْم کرچکا تھا مگر حضرتِ مولانا سیِّد سُلیمان اشرف قادری رِضوی صاحب رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے میری رہبری فرمائی۔ امامِ اہلسنّت رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اپنا ایک قلمی رِسالہ منگوایا جس میں اکثر مُثَلَّثوں اور دائروں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں، ڈاکٹر صاحِب بَحرِ حیرت میں غَرق ہوئے جارہے تھے۔ کہنے لگے: میں نے تو اِس علم کو حاصِل کرنے کے لیے ملک بہ ملک سفر کیا، بڑا

روپیہ خَرچ کیا، یورپین اساتِذہ کی جُوتیاں سیدھی کیں تب کچھ معلومات ہوئی مگر آپ کے عِلْم کے آگے تو میں مَحض ایک طِفلِ مَکتب (یعنی مدرسے کا بچّہ) ہوں۔ یہ تو ارشاد فرمائیے، اس فَن میں آپ کا اُستاد کون ہے؟ فرمایا: کوئی اُستاد نہیں۔ اپنے والِدِ ماجِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے چار قاعِدے جَمْع تفریق، ضَرب اور تقسیم اِس لیے سیکھے تھے کہ تَرکے (یعنی وِراثت) کے مسائل میں ان کی ضَرورت پڑتی ہے۔ شَرحِ چُغْمِینی شُروع ہی کی تھی کہ والِد صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کیوں وَقت ضائع کرتے ہو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربار سے یہ عُلوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔ چُنانچِہ آپ جو کچھ مُلاحظہ فرما رہے ہیں یہ سب سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کا کرم ہے۔ ؎

مَسائل زِیْسْت کے جتنے بھی تھے پیچیدہ پیچیدہ
نبی کے عشق نے حل کردیئے پوشیدہ پوشیدہ

ڈاکٹر سرضِیاءُالدّین صاحِب پر **امامِ اہلسنّت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی جَلالتِ عِلْمی اور خوش خُلقی کا اِس قَدَر اثر ہوا کہ اُنہوں نے صَوم وصلٰوۃ کی پابندی شُروع کردی اور چہرے پر داڑھی مُبارَک بھی سجالی۔ (مُلَخَّص از حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۲۲۔۲۲۹)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَنقبتِ اعلٰی حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ

تُو نے باطِل کو مٹایا اے امام احمدرضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمدرضا

دَورِ باطِل اور ضَلالت ہِند میں تھا جس گھڑی
تُو مجدّد بن کے آیا اے امام احمدرضا

اہلسنّت کا چمن سر سبز تھا شاداب تھا
اَور رنگ تم نے چڑھایا اے امام احمدرضا

تُونے باطِل کو مِٹا کر دین کو بخشی جِلا
سنّتوں کو پِھر جِلایا اے امام احمدرضا

اے امامِ اہلسنّت! نائبِ شاہِ اُمَم!
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمدرضا

علم کا چشمہ ہُوا ہے مَوج زَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمدرضا

حَشر تک جاری رہے گا فیض کیوں کہ تم نے ہے
فیض کا دریا بہایا اے امام احمدرضا

ہے بدرگاہِ خدا عطّارِ عاجز کی دُعا
تُم پہ ہو رَحمت کا سایہ اے امام احمدرضا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۸ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

19-3-2006

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net